سوال

(72) حرمتِ سود

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سائل نے محمد رفیع مفتی صاحب سے سوال کیا کہ ''ہمارے ملک میں جو بھی کاروبار کیا جائے، اس کے لئے بنک سے سود پر قرض لینا پڑتا ہے۔ کیا سود دینا بھی اسلام میں اسی طرح ممنوع ہے جیسے کہ سود لینا؟

محمد رفیع صاحب کا جواب ہے کہ

''بنک وغیرہ سے سود پر قرض لینا جائز ہے۔ اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔ شریعت نے سود کھانے یعنی سود لینے سے منع کیا ہے، سود دینے سے نہیں۔ حدیث میں سود کھلانے والے کو بھی سود لینے والے ہی کی طرح مجرم قرار دیا گیا ہے۔ یہ سود کھلانے والا کون ہے۔ بعض علما نے سود دینے والے ہی کو سود کھلانے والا قرار دیا ہے۔ لیکن یہ بات درست نہیں۔ سود کھلانے والا دراصل وہ ایجنٹ ہے، جو سود خور کے لئے گاہک لاتا، اس کی نمائندگی کرتا اور اس کے سودی نظام کو چلاتا ہے۔'' (ماہنامہ اشراق لاہور۔ اپریل ۲۰۰۷ء)

حیرت کی بات ہے کہ سود خور کے لئے گاہک لانے والا اور اس کے سودی نظام کو چلانے والا تو حدیث کی نظر میں مجرم ہے مگر جس کے لئے گاہک لایا جا رہا ہے یعنی جو سود پر قرض فراہم کرے گا اس کا کام حلال ٹھہرا۔ یہ بات سمجھ نہیں آئی۔ آپ مجھے بتلائیں کہ کیا رفیع صاحب کا فتویٰ درست ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

محمد رفیع صاحب نے لکھا ہے کہ ''شریعت نے سود کھانے یعنی سود لینے سے منع کیا ہے، سود دینے سے نہیں۔''

عرض ہے کہ جب شریعت نے سود لینے سے منع کیا ہے تو پھر یہ فتویٰ ''بنک وغیرہ سے سود پر قرض لینا جائز ہے۔ اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔'' کس طرح صحیح ہوسکتا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ «لعن اللہ اکل الربا و موکلہ و شاہدہ و کاتبہ» اللہ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کے گواہ اور کاتب (لکھنے والے) پر لعنت فرمائی ہے۔ (مسند احمد ج ۱ ص ۳۹۳ ح ۳۷۲۵ وسندہ صحیح)

ی حدیث سند و متن دونوں لحاظ سے صحیح ہے اور اس میں سماک بن حرب پر جرح مردود ہے۔ دیکھئے ماہنامہ الحدیث: ۲۲ ص ۷ تا ۲۳

اس حدیث کی سند اور مفہومی متن کو امام ترمذی (۱۲۰۶) اور ابن حبان (الاحسان ۵۰۰۳/۵۰۲۵) نے صحیح قرار دیا ہے۔ والحمد للہ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ روایت دوسری سند کے ساتھ مختصراً صحیح مسلم میں موجود ہے۔ اس میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے اور سود کھلانے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (صحیح مسلم: ۱۵۹۷، وترقیم دارالسلام: ۴۰۹۲)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، لکھنے والے اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا: «ہم سواء» یہ سب (گناہ میں) برابر ہیں۔ (صحیح مسلم: ۱۵۹۸، وترقیم دارالسلام: ۴۰۹۳)

تنبیہ بلیغ:

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں تمام مدلسین کی معنعن روایات سماع یا متابعات وغیرہ پر محمول ہیں لہٰذا صحیحین کی روایات پر تدلیس کی جرح بالکل باطل اور مردود ہے۔ سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے اور سود کھلانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ (صحیح بخاری: ۵۳۴۷)

ان صحیح احادیث سے معلوم ہوا کہ سود کھانے، سود کھلانے، سودی کھاتہ لکھنے والے اور سود کے گواہ سب ملعون ہیں لہٰذا سود لینے والے اور سود دینے والے مثلاً مروجہ تمام سودی بنک ایک جیسے مجرم ہیں۔

درج بالا تحقیق سے معلوم ہوا کہ بنک وغیرہ سے سود پر قرض لینا ناجائز اور حرام ہے اور اس میں زبردست شرعی قباحتے کیونکہ شریعت نے ایسے تمام کاموں کو حرام قرار دیا ہے لہٰذا رفیع صاحب کا فتویٰ غلط اور باطل ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص215

محدث فتویٰ